| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

?????????? ????? ????? ???? ?????????????????????? ????? more...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلوی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ صاحب اور علمائے اہلسنت دیوبند

پیر جماعت علی شاہ صاحب کا شمار بریلوی مذہب کے چوٹی کے اکابرین میں ہوتا ہے بریلویوں نے ان کو ''امیر ملت وجد دوراں'' کالقب دیا ہوا ہے۔پیر صاحب کے علمائے دیوبند کے ساتھ تعلقات کیسے تھے ملاحظہ ہوں:

ایک دفعہ کاذکر ہے کہ لاہور میں مسلم لیگ کا جلسہ تھا علامہ مولوی شبیر احمد عثانی بھی جلسہ میں شرکت کیلئے آئے تھے، انھوں نے قبلہ عالم پیر صاحب سے کہا کہ ''میں نے سنا ہے اہل لاہور میرے درپے آزار ہیں، ایسا کیوں ہے''۔

آپ پیر صاحب نے فرمایا، مولوی صاحب لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بےادبی کرتے ہیں۔مولوی صاحب نے کہا، ''میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بےادبی کرنے والے کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں یہی میرا عقیدہ ہے میں کیسے گستاخی اور بےادبی کا ارتکاب کرسکتا ہوں''۔

حضرت قبلہ عالم کھڑے ہوگئے اور آپ نے علامہ صاحب کو گلے لگالیا، اور فرمایا آپ میرے بھائی ہیں۔جلسے میں حضرت قبلہ عالم نے کھڑے ہوکر فرمایا، ''علامہ شبیر احمد صاحب میرے بھائی ہیں، خبردار ان سے کوئی گستاخی نہو، میرے سامنے انھوں نے اپنے عقیدے کی وضاحت کردی ہے

(سیرت امیر ملت، ص ۱۴۴، ۱۴۵،)

جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب کا رویہ مجلس احرار کے ساتھ کیا تھا؟ ملاحظہ فرمائیں:

مجلس احرار نے پنجاب میں جب اپنی تحریک شروع کی ہے تو حضرت قبلہ عالم حیدرآباد دکن تشریف فرما تھے۔آپ نے فوراً پانچ سو روپیہ مجلس احرار کیلئے ارسال کیا اور یاران طریقت کو اس

تحریک میں حصہ لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ یاران طریقت نے ہر جگہ پوری تندہی سے کام شروع کیا ۔اپنی خدمات بھی پیش کیں اور جلسے کے چندے کئے اور رقمیں مجلس احرار کو ارسال کیں۔ یاروں میں بہت لوگ جیل گئے۔ خلفاء میں سے مولوی امام دین صاحب، پیر ولایت شاہ صاحب، منشی احمد دین صاحب، ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی بذات خود اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ جیل گئے ۔ان حضرات نے ہزار ہا روپیہ نقد اور ہزاروں روپیہ کی مالیت کے زیورات مجلس کے فنڈ میں ارسال کئے تھے۔ قید ہوئے تو دوسروں کی طرح ان میں سے کسی نے معافی نہیں مانگی۔ یاران طریقت اور خلفاء میں سے سب قید و بند کی پوری مدت گزار کے رہا ہوئے۔ جب حضرت قبلہ عالم حیدر آباد دکن سے واپس آئے تو مجلس احرار کے زعما اظہار تشکر کیلئے حاضر خدمت ہوئے۔ آپ نے اس وقت پھر پانچ سو روپیہ کا عطیہ مرحمت کیا۔ (سیرت امیر ملت، ص۴۰۲، ۴۰۳)

محترم قارئین کرام! جناب پیر جماعت علی شاہ محدث پوری صاحب جناب بابا فقیر محمد چوراہی نقشبندی کے خلیفہ مجاز تھے آپ کے فرزند اکبر پیر سید محمد حسین شاہ صاحب تھے، جو بعد میں سجادہ نشین اول ہوئے ۔انہوں نے مدرسہ ''جامعۃ العلوم کانپور'' سے تحصیل علم فرمایا تھا ، جناب پیر صاحب جماعت علی شاہ کی حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات بہت اچھی اور خوشگوار تھی جب ہی تو سوال و جواب کے بعد کھڑے ہوکر اپنا بھائی کہہ کر اظہار خیال فرمایا اور اپنے دونوں بیٹوں کو ''علمائے دیوبند'' کے مدارس سے درس نظامی کی تحصیل فرمانے کیلئے داخل کیا (جس کا ذکر آگے آرہا ہے)، اور ساتھ میں علمائے دیوبند کی تحریکی جماعت ''مجلس احرار'' کیلئے چندے کی صورت میں ہر ممکن مالی تعاون کیا اور یاران طریقت کو بھی حکم دیا کہ مجلس کی تحریک میں حصہ لیں ۔پیر جماعت علی شاہ صاحب مجلس احرار کو ''مخلص اور اہلسنت'' کی جماعت سمجھتے تھے اس لئے اپنے مریدین کو اس جماعت کے ساتھ تعاون کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کا حکم دیا ۔وہ بریلوی جو آج مجلس احرار پر انگریز کی ایجنٹ ہونے کا الزام لگاتے ہیں وہ دیکھیں کہ ان کے اکابرین کا رویہ مجلس کے ساتھ کیا تھا اگر معاذ اللہ مجلس احرار واقعی انگریز کی ہم نوا تھی تو تسلیم کرو کہ پیر جماعت علی شاہ بھی انگریزوں کا ایجنٹ تھا جو اس جماعت کے ساتھ ہر قسم کا مالی بدنی تعاون کئے ہوئے تھا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مجلس پر تو انگریز کی ہم نوا ہونے کا الزام اور جو اس جماعت کو فنڈنگ کرتا تھا تم نے اسے ''امیر ملت'' اور ''آزادی کا عظیم مجاہد'' ہونے کا لقب دیا ہوا ہے۔

پیر جماعت علی شاہ صاحب کی سوانح سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان ''حضرات اکابر علی پور'' کے نزدیک ''علمائے دیوبند'' مسلمانوں کے مذہبی رہنما تھے، جب ہی تو ان کے مدارس اور ان کی جماعت میں شامل ہوئے اور احمد رضا خان کی

''تکفیری مہم'' جو علمائے دیوبند کے بارے میں تھی اس کو رد کر کے علمائے دیوبند کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

سید پیر محمد حسین شاہ صاحب

موصوف پیر جماعت علی شاہ صاحب کے بڑے بیٹے اور ان کے سجادہ نشین اول تھے انھوں نے درس نظامی کہاں سے پڑھا ملاحظہ ہو:

امرتسر میں تحصیل علم حاصل کر چکنے کے بعد آپ دہلی گئے، وہاں مدرسہ امینیہ میں داخلہ لیا۔ درس نظامیہ کی تمام اعلی کتابیں، تفسیر حدیث، فقہ، ادب، فلسفہ وغیرہ کی تکمیل آپ نے یہیں کی تھی حضرت سراج الملت فرمایا کرتے تھے کہ ''میں نے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر حضرت مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب سے پڑھی ہے اور حدیث کی کتابیں حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب سے پڑھی ہیں۔

مدرسہ امینیہ میں آپ نے دورہ حدیث ختم کیا تو دستار بندی کیلئے حضرت مولانا مولوی محمود الحسن صاحب تشریف لائے تھے۔ آپ نے ایک ایک طالب علم کی دستار بندی کی اور سندیں عطا کیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب فطری تواضع وانکسار کے مطابق سب سے پیچھے تھے۔ جب آپ کی باری آئی تو دستاریں ختم ہو چکی تھیں۔ مولانا محمود الحسن صاحب کو معلوم ہوا کہ اب کوئی دستار نہیں رہی تو انھوں نے اپنی ٹوپی اور دستار اتار کر صاحبزادہ صاحب کی دستار بندی کی۔ اور آپ کی ذہانت وفطانت کی تحسین فرمائی۔ آپ کی سند پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ اور آپ کیلئے دعا کی۔ (یہ دستار اور سند اب تک ہمارے پاس محفوظ ہے)۔ (سیرت امیر ملت، ص، ۶۷۳)

قارئین کرام! مولوی پیر سید محمد حسین صاحب کے صاحبزادے سید پیر اختر حسین شاہ صاحب ہیں اور انھوں نے ہی سوانح ''سیرت امیر ملت'' تصنیف فرمائی ہے۔ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے سب سے بڑے بیٹے صاحبزادہ ''سراج الملت'' تھے اور اپنے والد صاحب کی وفات کے بعد آپ کے جانشین اول مقرر ہوئے تھے، انھوں نے تعلیمی سلسلے کا جو ذکر فرمایا ہے اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی دستار اور ٹوپی کا جو تذکرہ فرمایا اور ان چیزوں کو اپنے پاس محفوظ رکھنا اور ان کا اظہار کرنا اس بات کی واضح دلیل

ہے کہ یہ حضرات ''علمائے دیوبند'' کو مسلمان اور مسلمانوں کا مذہبی رہنما سمجھتے تھے اور ''علمائے دیوبند'' کی مقبولیت اور دینی خدمات کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور احمد رضا خان کی تکفیر کا کوئی اثر دل میں نہیں لیا تھا۔

www.Haqforum.com
سیرتِ امیرِ ملت رحمۃ اللہ علیہ
سید اختر حسین شاہ
محمد طاہر فاروقی
علی پور سیداں
ضلع نارووال
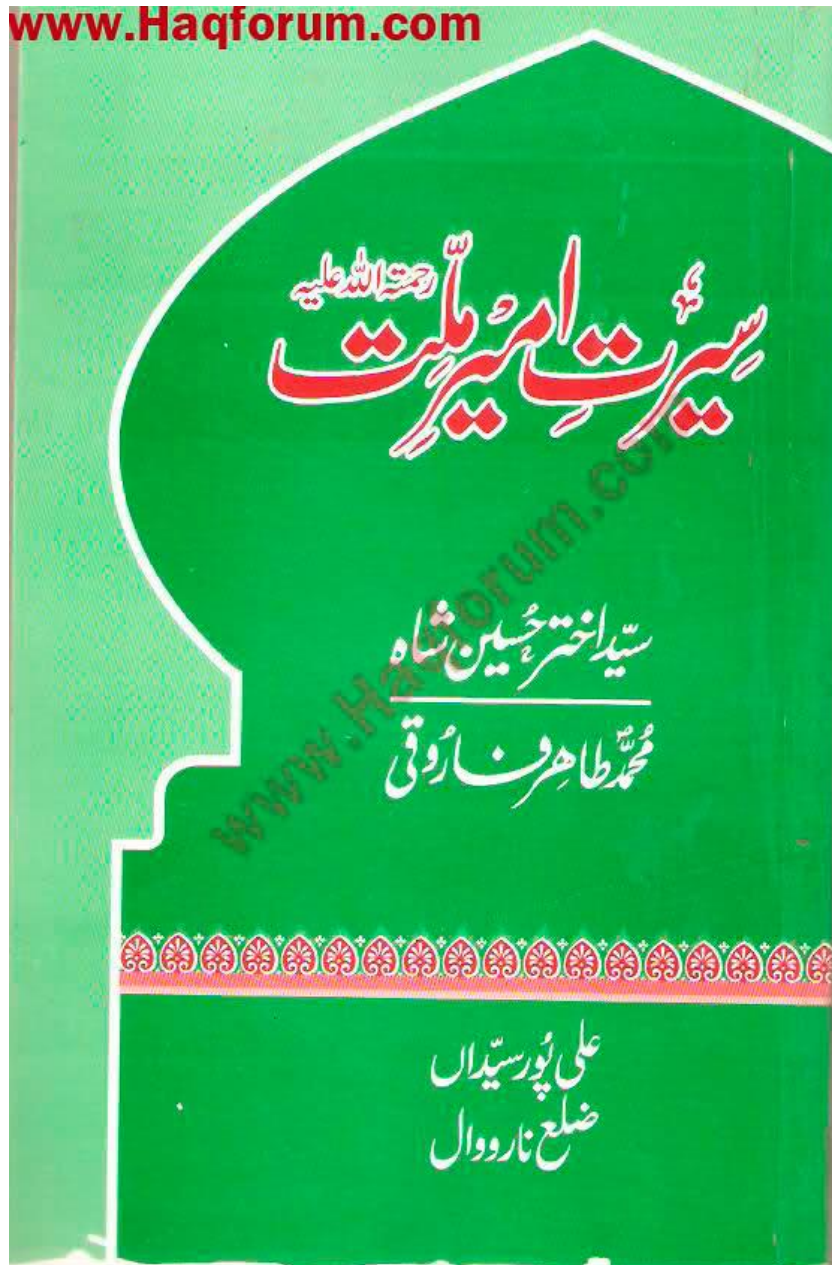
سوانح حیات

قدوۃ الواصلین زبدۃ العارفین غوث زماں مجدد دوراں ابو العرب سنوسی ہند امیر ملت قبلہ عالم

اعلیحضرت حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہ العزیز

موسوم بہ اسم تاریخی

سیرت امیر ملت رح

۹۱ ہجری ۱۳

مصنفہ

حضرت جوہر ملت جناب الحاج حافظ صاحبزادہ پیر سید اختر حسین شاہ مدظلہ العالی

(نبیرہ حضرت امیر ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ)

ترتیب و تسوید

از پروفیسر محمد طاہر فاروقی ایم اے (فارسی و اردو) دکتور ادب (جامعہ)

سابق پروفیسر و صدر شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی پشاور

سرفراز فرمائیں۔

حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا ایمان اور اعتقاد جس طرح رب تعالیٰ کی ذات
صفات پر کامل درجے کا تھا، اسی طرح آپ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ
کا ہر کام اور ہر وقت میں کامل اتباع مقصود ہوتا تھا، اور اسی لئے آپ ہمہ وقت عشق
میں سرشار رہتے تھے۔ حرمین الشریفین کا سفر درپیش ہوتا تو آپ قبل از وقت روانہ
تاکہ ایام حج سے قبل زیادہ سے زیادہ مدت مدینہ منورہ میں اور دربار رسول کی حاضری
میں صرف کر سکیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور کا ادب

"حج و زیارت" کے بیان میں آچکا ہے کہ نعت کے والہانہ اشعار آپ
کو کیسا بے تاب کر دیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے آپ
روحانی کیف اور قلبی سرور حاصل ہوتا تھا۔ اور آپ کا جی چاہتا تھا کہ یہی مبارک ذکر
جاری رہے۔ آپ کی محفلوں میں نعت خوانی عام طور پر ہوا کرتی تھی۔ آپ اچھے اشعار
بار بار سنتے اور نعت خوانوں کی ہمت افزائی فرماتے۔ ان کو نقد انعامات سے نوازتے۔

یہ ذکر بھی پہلے آچکا ہے کہ اگر کوئی بدبخت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
اقدس میں کسی طرح کی گستاخی کا ارتکاب کرتا تو آپ بے قرار ہو جاتے۔ اور اس کی
سرزنش فرماتے۔ آپ کو یہ گوارا نہ ہوتا کہ کسی قسم کی بدتمیزی اور ہرزہ سرائی آپ کے
میں آئے اور آپ اس گستاخ شخص کو ضروری سزا فوراً ہی نہ دیں۔ اسی طرح مدینہ منورہ
شے سے آپ کو کمال محبت و عقیدت تھی۔ جس کا تفصیلی ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگر کوئی
مدینہ شریف کی کسی چیز کا ذکر نامناسب یا معترضانہ انداز میں کرتا تو آپ اس کو سخت
تنبیہ فرماتے۔ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک عزت و احترام سے اچھے
الفاظ میں کرتا، اس سے آپ بہت خوش ہوتے، اور اپنی خوشنودی کا اظہار بھی فرماتے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ لاہور میں مسلم لیگ کا جلسہ
علامہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی بھی جلسہ کی شرکت

... تھے ۔ انھوں نے حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ "مَیں نے سُنا ہے اہلِ لاہور ... آزار ہیں ۔ ایسا کیوں ہے ۔" آپ نے فرمایا "مولوی صاحب! لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ ... صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں ۔" مولوی صاحب نے ... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والے کو کافر اور مرتد ... یہی میرا عقیدہ ہے ۔ میں کیسے گستاخی کا ارتکاب کرسکتا ہوں ۔" حضرت قبلۂ عالم ... کھڑے ہوگئے اور آپ نے علاّمہ صاحب کو گلے لگا لیا ۔ اور فرمایا آپ میرے بھائی ... حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہوکر فرمایا "علامہ شبیر احمد صاحب ... خبردار ان سے کوئی گستاخی نہو ۔ میرے سامنے انھوں نے اپنے ... وضاحت کردی ہے ۔" مولوی صاحب حضرت کے اخلاقِ کریمانہ سے ... ہوئے ۔

... کے بلند رُوحانی مدارج

دربارِ خداوندی اور سرکارِ نبوی ؐ میں حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو کیا بلند رُتبہ حاصل ... کو کیا علم ہوسکتا ہے ۔ یہ البتّہ ہم جانتے ہیں کہ دین کی خدمت اور سنّتِ نبوی ؐ ... نے والوں کے لئے مدارج بلند کے وعدے کئے گئے ہیں ۔ اور محبّتِ الٰہی ... سرشار رہنے والوں کا رتبہ اعلےٰ وارفع بتایا گیا ہے ۔ حضرت قبلۂ عالم ... ساری عمر تبلیغ وارشاد اور خدمتِ دین وملّت میں صرف ہُوئی ۔ اس کا ... عظیم یقیناً بارگاہِ ربّ العزّت سے عطا ہُوا اور آپ ان مراتب بلند اور ... ہوئے اور آپ کو اخص الخواص کا سب سے اعلےٰ مقام مرحمت ہُوا ۔

... درجہ پانا

حضرت قبلۂ عالم کے وصال کے بعد مولوی عبدالرشید کو جو عرصہ دراز تک علی پور سیداں کے مدرسے میں مدرس ... آپ کی زیارت ہُوئی انھوں نے دیکھا کہ آپ نہایت شاندار لباس زیب ... آپ نے مولوی سے فرمایا "مولوی! میں مدینہ منوّرہ سے آرہا ہُوں ... ہوتے ہیں ۔ چھتیسویں درجے کا خلعت مجھے آج عطا ہوا ہے ۔" اس

کا پورا بار آپ خود برداشت کرتے تھے۔ نیز دوسروں کے جاری کردہ دارالیتامیٰ کی سرپرستی اور امداد
میں خاطر خواہ حصّہ لیتے تھے۔ "انجمن نعمانیہ لاہور" کے قایم کردہ مدرسہ اور یتیم خانے کی آپ نے
بیش قرار اعانت فرمائی ہے۔ سیالکوٹ اور نوشہرہ کے یتیم خانوں کی سرپرستی کا حال بھی
ہے۔ مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کو بھی حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور اعانت حاصل رہی
دینی، قومی اور فلاحی اداروں کی سرپرستی اور امداد و اعانت میں حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ مدت
انہماک کے ساتھ مشغول رہے۔ اس سلسلے میں آپ نے جن کانفرنسوں اور اجلاسوں کی
فرمائی ان کی تعداد شمار سے بالاتر ہے۔ تحریک پاکستان، جمعیۃ العلمائے ہند دستی
خلافت کانفرنس، سارڈا ایکٹ، مسجد شہید گنج - اور فتنۂ ارتداد میں حضور کی قیادت
کا ذکر آئندہ علیحدہ ابواب میں آئے گا۔ طرابلس فنڈ اور بلقان فنڈ میری ابتدائی زندگی کے
واقعات ہیں۔ اس لئے مجھے ان کی تفصیلات سے آگہی نہیں۔ مگر حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ
اپنے کئی خطبات میں خود اس کا ذکر فرمایا ہے۔ مولوی عبدالمجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
کارنامے [illegible] قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں حصہ لیا
ذاتی طور پر میں تفصیلات سے بے خبر ہوں۔ حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے
دیکھتے ہوئے اتنا بآسانی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے طرابلس فنڈ
فنڈ میں بھی حسب عادت جیب خاص سے عطیات مرحمت فرمائے۔ اور آپ کے
یارانِ طریقت نے بھی وافر رقوم پیش کیں۔

قارئین کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ اس صدی کے آغاز ہی میں نہیں،
عظیم سے پہلے تک ہندوستان میں روپیہ کی کیا قدر و قیمت تھی۔ اس زمانے کا ایک
زمانے کے پچاس روپے سے زیادہ کار آمد ہوتا تھا۔ ارزانی تھی، پھر موجودہ دور کے
الجھاوے اور افراطِ زر کی پیچیدگیاں نہ تھیں۔ ان دنوں کے سو روپے آج کے ہزار
دس ہزار کی قیمت رکھتے تھے۔ لاکھوں کی بات اس زمانے میں حسرت تک

مجلسِ احرارِ اسلام

مجلس احرار اسلام نے پنجاب میں جب اپنی تحریک
ہے تو حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ حیدر آباد دکن میں تشریف

نے فوراً پانچ سو روپیہ مجلس احرار کے لئے ارسال کیا۔ اور یارانِ طریقت کو اس تحریک میں حصّہ
کا حکم دیا۔ چنانچہ یارانِ طریقت نے ہر جگہ پوری تندہی سے کام شروع کیا۔ اپنی خدمات
پیش کیں اور جلسے کر کے چندے کئے اور وہ رقمیں مجلس احرار کو ارسال کیں۔ یاروں میں بہت
میں گئے۔ خلفا میں سے مولوی امام الدین صاحب، پیر ولایت شاہ صاحب، منشی احمد دین
ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی بذاتِ خود اپنے عقیدت مندوں کے ہمراہ جیل میں گئے۔
نے ہزارہا روپیہ نقد اور ہزاروں روپیہ کی مالیت کے زیورات مجلس کے فنڈ میں ارسال
قید ہوئے تو دوسروں کی طرح ان میں سے کسی نے معافی نہیں مانگی۔ یارانِ طریقت اور خلفا
قید و بند کی پوری مدت گزار کے رہا ہوئے۔ جب حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ حیدرآباد
آئے تو مجلس احرار کے زعما اظہارِ تشکر کے لئے حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ نے اس
سو روپیہ کا عطیہ مرحمت کیا۔

کانفرنس لائل پور کے خطبہ صدارت کا ایک مختصر اقتباس پہلے آچکا ہے حضرت
علیہ نے اپنی ملی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ
زمانے میں ہندوستان کے مسلمانوں میں جذبۂ اسلامی مفقود نظر آتا تھا، میں
زمانے میں بھی اپنے فرائض ادا کرتا رہا۔ حجاز ریلوے کے لئے چندے کی فہرست
ستان میں سب سے پہلے مجھے یہ فخر حاصل ہوا کہ سلطان عبدالحمید خان غازی
کے دستخط خاص سے پانچ اسناد عطا ہوئیں۔ ارسال کردہ رقوم کے لئے مجھے
۔ (علی گڑھ یونیورسٹی میں کئی لاکھ جمع کرایا) - طرابلس فنڈ - بلقان فنڈ -
اور دیگر مواقع پر میں نے کافی سے زیادہ چندہ جمع کیا۔ اور اپنے یارانِ طریقت
میں نے آج تک ساڑھے سترہ سو روپے اپنی جیب سے خلافت کے لئے
جو سرمایہ میرے یارانِ طریقت نے میرے کہنے سے جمع کر کے بھیجا
ہے۔ ....

ایک بات اور یاد آگئی۔ جب آغا خاں یونیورسٹی کے لئے جلسے کرتے پھرتے
انھوں نے امرتسر میں جلسہ منعقد کیا۔ میں اس جلسے کا صدر تھا۔ میاں محمد شفیع

سے ملنے شیخ بڈھا کی مسجد میں پہنچے۔ ہم نے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب ایک حجرہ میں بیٹھے
پنا سبق یاد کر رہے ہیں۔ مٹی کے لوٹے کے اوپر روٹی رکھی ہے۔ روٹی کا لقمہ توڑ کر نمک
رچ لگا کر مُنہ میں رکھ لیتے ہیں۔ اور مطالعہ جاری ہے۔ تھوڑی دیر باہر کھڑے ہم یہ شغل
یکھتے رہے۔ اور خوش ہوئے کہ ایسی محنت ہو تبھی اعلیٰ پڑھائی ہو سکتی ہے۔ اچانک صاحبزادہ
صاحب کی نظر ہم پر پڑی تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ محبت اور عزت سے پیش آئے۔ کھانے
کی تواضع کی۔ مگر ہم کھانا کھا کے ان کے پاس گئے تھے۔ اس لئے معذرت کر دی۔ اور کہا کہ ہم
...آپ سے ملنے اور آپ کی خیریت معلوم کرنے آئے تھے۔"

سفرِ دہلی

امرتسر میں تحصیل علم کر چکنے کے بعد آپ دہلی گئے اور وہاں مدرسہ امینیہ
میں داخلہ لیا۔ درس نظامیہ کی تمام اعلیٰ کتابیں، تفسیر، حدیث، فقہ،
ادب، فلسفہ وغیرہ کی تکمیل آپ نے یہیں کی تھی۔ حضرت سراج الملت فرمایا کرتے تھے کہ میں نے
قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر حضرت مولوی ڈپٹی نذیر احمد صاحب سے پڑھی ہے اور حدیث کی کتابیں
حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب سے پڑھی ہیں۔

مدرسہ امینیہ میں آپ نے دورہ حدیث ختم کیا تو دستار بندی کے لئے حضرت مولانا مولوی
محمود الحسن صاحب تشریف لائے تھے۔ آپ نے ایک ایک طالب علم کی دستار بندی کی اور
سندیں عطا کیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب فطری تواضع و انکسار کے مطابق سب سے پیچھے تھے۔
جب آپ کی باری آئی تو دستاریں ختم ہو چکی تھیں۔ مولانا محمود الحسن صاحب کو معلوم ہوا کہ اب
دستار نہیں رہی تو اُنھوں نے اپنی ٹوپی اور دستار اتار کر صاحبزادہ صاحب کی دستار بندی
کی اور آپ کی ذہانت و فطانت کی تحسین فرمائی۔ آپ کی سند پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ اور آپ
کے لئے دعا کی۔ (یہ دستار اور سند اب تک ہمارے پاس محفوظ ہے)

ایک دفعہ مولوی محمد عالم صاحب خلیفہ مجاز حضرت سراج الملت کی ہم رکابی میں دہلی
جا رہے تھے۔ آپ بازار سے گزرتے ہوئے ایک دوکان کے سامنے رُک گئے۔ تو مولوی صاحب
نے رُکنے کا سبب دریافت کیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ "دہلی میں تعلیم حاصل کرنے کے